السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالی نے مجھے تین بیٹیاں عطا کیں اوراس پر میں نے اللہ تعالی کا بہت شکرادا کیا اورپھر میں نے اللہ تعالی سے یہ دعا کی کہ اگروہ مجھے بیٹا عطا فرمائے تومیں روزانہ نماز فجر مسجد میں ادا کیا کروں گا ۔ میں فرائض وسنت تمام نمازوں کوان کے اوقات ہی میں ادا کرتاہوں سوائے فجر کےجسے میں بیدار ہونے پر گھر ہی میں ادا کرلیتاہوں اوراسے مسجد میں ادا نہیں کرتا ۔ اللہ نے میری دعا کو قبول فرمالیا ،مجھے بیٹا عطا فرمایا میں نے اللہ تعالی کا بہت شکرادا کیا لیکن میں نماز فجر باقاعدہ مسجد میں ادا نہیں کرنے لگا ، نماز فجر کے علاوہ باقی تمام نمازیں بروقت ادا کرتاہوں لیکن نماز فجر میں سات بجے کام کےلیے گھر سے نکلنے سے پہلے ادا کرتاہوں امید ہے آپ میری رہنمائی فرمائیں گے کیا اس میں عہد شکنی کی وجہ سے میں گناہ گار تو نہیں ہونگا ؟ اب میرےلیے کیا واجب ہے ؟ کیااس وعدے کے وفاء نہ کرنے کی وجہ سے بچہ بیماریا کسی دوسری تکلیف می بتلا ہوسکتاہے ۔ براہ کرم راہنمائی فرمائیں ، اللہ تعالی آپ کوجزائے خیر سے نوازے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فرض نماز کومسلمانوں کے ساتھ مل کر باجماعت ادا کرنا اہم واجبات میں سے ہے اوراس کے پیچھے رہنا اور نماز کو گھر میں ادا کرنا اللہ سبحانہ وتعالی کی نافرمانی ہے اوران منافقوں کے ساتھ مشابہت ہے ، جن کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

إِنَّ الْمُنَـٰفِقِينَ يُخَـٰدِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَـٰدِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوٓا۟ إِلَى الصَّلَوٰةِ قَامُوا۟ كُسَالَىٰ يُرَآءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ١٤٢ ... سورة النساء

’’منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) اللہ کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے) وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے اورجب یہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سست اور کاہل ہوکر صرف لوگوں کو دکھاتے ہین اوریاد الہی تو یونہی برائے نام سی کرتے ہیں ۔‘‘

اسی لیے اللہ تعالی نے ان کے بارے میں فرمایا ہے :

إِنَّ الْمُنَـٰفِقِينَ فِى الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ١٤٥ ... سورة النساء

’’کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور تم ان کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے ۔‘‘

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا ہے :

«إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا» (صحیح البخاری ، الاذان ، باب فضل صلاۃ العشاء فی الجماعۃ ، ح : 567 وصحیح مسلم ، المساجد ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ وبیان التشدید فی التخلف عنھا ۔ ۔ ۔ الخ ، ح : 651 واللفظ لہ)

’’منافقوں پر سب سے گراں نماز عشاء کی نماز اور صبح کی نماز ہے اوراگر ان کو معلوم ہوجائے کہ ان نمازوں کا کس قدر اجر وثواب ہے تو یہ انہیں پڑھنے کےلیے ضرور آئیں خواہ انہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے ۔‘‘

نماز پنجگانہ میں سے فجر کے باجماعت ادا کرنے کی زیادہ تاکید اوراہمیت آئی ہے ، لہذا آپ کےلیے یہ واجب ہے کہ دیگر نمازوں کے ساتھ ساتھ نماز فجر بھی باجماعت ادا کریں ۔ نماز فجر کوتاخیر کے ساتھ اور گھر میں ادا کرنا جائز نہیں ہے ، اگر آپ ایسا کریں گے توخدشہ ہے کہ آپ کا نفس ،اہل وعیال اورمال اللہ کے غضب وعتاب کی زد میں نہ آجائے کیونکہ گناہوں کے خطرات بہت عظیم اوران کے انجام بہت خوفناک ہوتے ہیں ۔ نماز باجماعت ادا کرنے سے پیچھے رہنا بدترین گناہ اور منافقوں کی علامت ہے جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جاچکا ہے اورحدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

«مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ، إِلَّا مِنْ عُذْرٍ» (سنن ابن ماجہ ، المساجد ، باب التغلیظ فی التخلف عن الجماعۃ ، ح : 793)

’’جو شخص اذان سنے اورپھر مسجد میں نہ آئے تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی الا یہ کہ اسے کوئی عذر ہو ۔‘‘

حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا کہ عذر سے کیا مراد ہے ؟ توانہوں نے فرمایا کہ خوف یا مرض اور صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ ایک نابینا شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول ! میرے پاس کوئی معاون نہیں ہے ، جو مجھے مسجد میں لے جاسکے توکیا میرےلیے رخصت ہے کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کروں ؟ آپ نے فرمایا :

«هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟» ، فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَقَالَ : فاجب)) (صحیح مسلم ، المساجد ، باب یجب اتیان المسجد علی من سمع النداء ، ح : 563)

’’کیا تم نماز کے لیے اذان سنتے ہو؟اس نے عرض کیا :جی ہاں ، تو آپ نے فرمایا : پھر اس آواز پر لبیک کہو۔‘‘

ایک روایت مین یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا :

«ما أجد لك من رخصة»

(سنن ابی داود، الصلاة، باب فی التشدید فی ترک الجماعة، ح: 552)

’’میں تمہارے لیے رخصت نہیں پاتا۔‘‘

آپ نے تو اللہ تعالی سے یہ عہد کیا تھا کہ اگر وہ آپ کو بیٹا عطا فرمادے تو آپ باقاعدگی سے نماز فجر مسجد میں باجماعت ادا کیا کریں گے۔ اللہ تعالی نے آپ کے اولاد نرینہ کے شوق کو پورا فرمادیا تو آپ بھی اللہ سے ڈریں، اس کے حق کے ادا کرنے میں جلدی کریں اور اس کے فضل و کرم پر اس کا شکر ادا کریں، اس سے آپ کو مزید خیر و بھلائی حاصل ہوگی جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَإِذ تَأَذَّنَ رَبُّكُم لَئِن شَكَرتُم لَأَزيدَنَّكُم ۖ وَلَئِن كَفَرتُم إِنَّ عَذابى لَشَديدٌ ‌﴿٧﴾... سورة ابراهيم

’’اور جب تمہارے پروردگار نے (تم کو) آگاہ کیا کہ اگر تم شکر کروگے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا۔‘‘

نیز ارشاد باری تعالی ہے :

فَاذكُرونى أَذكُركُم وَاشكُروا لى وَلا تَكفُرونِ ‌﴿١٥٢﴾... سورة البقرة

’’تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں اور میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو۔‘‘

نیز فرمایا :

اعمَلوا ءالَ داوۥدَ شُكرًا ۚ وَقَليلٌ مِن عِبادِىَ الشَّكورُ ‌﴿١٣﴾... سورة سبا

’’اے آل داود (میری نعمتوں کے) شکریہ میں نیک عمل کرو، میرے بندوں میں سے شکرگزار کم ہی ہوتے ہیں۔‘‘

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو اور تمام امت مسلمہ کو شکر گزاری اور کما حقہ ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص555

محدث فتویٰ